احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
29-اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 96 ہفتہ 28 ذیقعدہ 1415ھ' 29 شہادت 1374ھش' 29 اپریل 1995ء

چاہئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے

دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا در پیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کلی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو کچھ نہیں اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ جس کھڑکی کی راہ سے معصیت آتی ہے۔ پہلے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کیا جاوے۔ پھر نفس کی کشاکش کے لئے دعا کرتا رہے۔ اسی واسطے کہا ہے (اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں) اس میں کس قدر ہدایت تدابیر کو عمل میں لانے کے واسطے کی گئی ہے تدابیر میں بھی خدا کو نہ چھوڑے۔ دوسری طرف فرماتا ہے (مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا) پس اگر انسان پورے تقویٰ کا طالب ہے تو تدبیر کرے اور دعا کرے' دونو کو جو بجا لانے کا حق ہے بجا لائے۔ تو ایسی حالت میں خدا اس پر رحم کرے گا لیکن اگر ایک کرے گا اور دوسری کو چھوڑے گا تو محروم رہے گا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷۰)

احمدیہ نصرت ہائی سکول' بانجل' گیمبیا کے طلباء کے لئے نیشنل میرٹ ایوارڈ

○ مکرم محمد محمود اقبال صاحب' پرنسپل احمدیہ نصرت ہائی سکول' بانجل گیمبیا اپنے تازہ خط میں اطلاع دیتے ہیں کہ

۱۹۹۴ء میں ایک بار پھر بفضل تعالیٰ ہمارا "او" لیول اور اس بار "اے" لیول کا بھی رزلٹ ملک بھر میں اول رہا۔ WAEC (مغربی افریقہ کی امتحانی کونسل) کی ایک اہم تقریب میں ۹۴-۹۲ء میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے ۱۹ امیدواران کو نیشنل میرٹ ایوارڈ دیئے گئے۔ بفضل تعالیٰ ان میں سے ۳ طلباء ہمارے سکول کے تھے۔ خدا تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔

درخواست دعا

○ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی محترم مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر کو کراچی میں ایک حادثہ پیش آگیا ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حادثہ کی وجہ سے انہیں بندش پیشاب کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ دار القضاء کے کارکن مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب مورخہ ۹۵-۴-۲۵ سے دل کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ اور Intensive Care میں ہیں۔ اس وقت سے اب تک بے ہوش ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

○ سندھ میں ایک ہسپتال میں احمدی ڈاکٹر (ایم بی بی ایس) کی ضرورت ہے۔ ایسے احمدی ڈاکٹر احباب جو خدمت خلق کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواست نظارت امور عامہ کو بھجوائیں۔

(ناظر امور عامہ)

تقویٰ اختیار کرو تا کہ فلاح پاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسان کو ایک زبردست طاقت کا خیال ہمیشہ رہتا ہے اور یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ ہر ایک مذہب میں جناب الٰہی کی عظمت و جبروت ضرور مانی جاتی ہے۔ جو لوگ اس سے منکر ہیں وہ بھی مانتے ہیں کہ ایک عظیم الشان طاقت ضرور ہے جس کے ذریعہ سے یہ نظام عالم قائم ہے۔ اس کے قرب کے حاصل کرنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض کی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ جسمانی سامان حاصل کر کے جسمانی آرام حاصل کیا جاوے۔ جیسے ایک دوکاندار کی بڑی غرض و آرزو یہ ہوتی ہے کہ اس کا گاہک واپس نہ جاوے ایک اہل کسب ایک دو روپیہ کما کر پھولا نہیں سماتا لیکن ایسے لوگ انجام کار کوئی خوشحالی نہیں پاتے وجہ یہ ہے کہ ان کی خواہش محدود ہوتی ہے اس لئے محدود فائدہ اٹھاتے ہیں اور محدود خیالات کا نتیجہ پاتے ہیں۔ بعض اس سے زیادہ کوششیں کرتے ہیں اور ان پر خواب اور کشف کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں میں بھلائی اور اخلاق سے پیش آنے کا خیال و ارادہ بھی ہوتا ہے۔ مگر چونکہ ان کی عقل بھی محدود ہوتی ہے اس لئے ان کی راہ بھی محدود ہوتی ہے ایک حذر کے اندر اندر رہتے ہیں اور ان کو مشیر بھی محدود الفطرت ملتے ہیں۔ تیسری قسم کے لوگ کہ کوئی بھلائی ان کی نظر میں بھلی اور برائی بدی کسی محدود خیال سے نہیں ہوتی بلکہ ان کی نظر وسیع اور اس بات پر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے۔ کوئی عقل اور علم اسے محیط نہیں۔ بلکہ کل دنیا اس کی محاط ہے۔ اس کی رضامندی کی راہوں کو کوئی جان نہیں سکتا۔ بجز اس کے کہ وہ خود کسی پر ظاہر کرے۔ یہ نظر انبیاءؑ اور رسلؑ اور ان کے خلفاء راشدین کی ہوتی ہے وہ نہ خود تجویز کرتے ہیں اور نہ دوسرے کی تراشیدہ تجاویز مانتے ہیں بلکہ خدا کی بتلائی ہوئی راہوں پر چلتے ہیں۔ عرب کے نادانوں کو خیال تھا کہ جب وہ گھر سے حج کے لئے نکلیں اور پھر کسی ضرورت کے لئے ان کو واپس گھر آنا پڑے تو گھروں کے دروازہ میں داخل ہونا وہ معصیت خیال کرتے تھے اور پیچھے سے چھتوں پر سے ٹاپ کر آیا کرتے تھے۔ اور اسے ان لوگوں نے نیکی خیال کر رکھا تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ باتیں نیکی میں داخل نہیں بلکہ نیکی کا وارث تو متقی ہے۔ تم اپنے گھروں میں دروازہ کی راہ سے داخل ہوا کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

(از خطبہ جنوری ۱۹۰۴ء)

جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۹- شہادت ۱۳۷۴ ھش ۲۹ - اپریل ۱۹۹۵ء

اصلاح محبت سے

اصلاح اپنی جگہ پر نہایت اہم ہے۔ معاشرے میں اگر کسی شخص کی اصلاح ضروری ہو یا یہ کہ کوئی شخص ایسا ہو جس کی اصلاح کرنا سب کا فرض ہے تو اصلاح ضرور کی جانی چاہئے۔ اگر اصلاح نہ کی جائے تو اس کی ضد یعنی فساد پیدا ہوتا ہے اور فساد زیادہ بڑھ بھی سکتا ہے۔ جس سے معاشرے میں مختلف خرابیاں پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ لیکن اصلاح کے متعلق یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اگرچہ اصلاح ایک لازمی امر ہے اور ایک بہت بڑی نیکی ہے لیکن بعض اوقات اصلاح کا جو طریق اختیار کیا جاتا ہے وہ فساد کا موجب بھی بن سکتا ہے۔ چنانچہ کلام الٰہی میں بھی بتایا گیا ہے کہ جب بعض لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کر رہے ہیں گویا کہ یا تو وہ اصلاح اور فساد میں فرق نہیں سمجھتے یا وہ ارادتاً اصلاح اس طرح کرتے ہیں کہ اس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اصلاح ایسے طریق پر کی جائے کہ اس کے کوئی برے نتائج سامنے نہ آئیں۔ آخر اصلاح تو ایک اچھی بات ہے۔ اس کے نتائج بھی اچھے ہی ہونے چاہئیں۔ اور اگر کوئی شخص اچھے طریق پر اصلاح کروانے سے گریز کرے تو بہتر یہ ہے کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ ہو سکتا ہے کوئی اور بات اس کی اصلاح کا موجب بن جائے۔

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں جو ضروری ہدایت دیتے ہیں وہ یہ ہے۔

"ہمیشہ اپنے معاملات پر غور کرو کہ آیا وہ غلط تو نہیں۔ یا ان کے ذرائع تو غلط نہیں۔ اگر کوئی خیال اپنی ذات میں موجب فساد ہے تو اس کو چھوڑ دو اور اگر خیال صحیح ہے مگر ذرائع ٹھیک نہیں تو ان کو درست کرو"۔

مزید، حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ :-

"سب سے بڑا کام اتفاق ہے اس کو نہ توڑو۔ اور اصلاح محبت سے کرو۔ کیونکہ حقیقی اصلاح محبت سے ہی ہوتی ہے۔ اگر ہم میں فتنہ ہو تو پھر دنیا کی اصلاح کی امید نہیں"۔

اگرچہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنی اصلاح بھی کریں اور دوسروں کی بھی۔ لیکن یہ بات کبھی نہ بھولنی چاہئے کہ دوسروں کی اصلاح کرتے وقت ہمیں طریق اصلاح کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ بعض لوگ سختی کرتے ہیں مقصد اصلاح ہوتا ہے۔ ممکن ہے وقتی طور پر اصلاح ہو بھی جاتی ہو لیکن سختی اچھا اثر نہیں چھوڑتی۔ جو اصلاح محبت سے کی جاتی ہے وہ دیرپا بھی ہوتی اور اس کا اثر بھی اچھا ہوتا ہے۔

پس حضرت صاحب کا یہ ارشاد ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے کہ اصلاح محبت سے کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو اس بات کی توفیق دے۔

مقدر کی قبا کو سی رہا ہوں
غم و حسرت کے آنسو پی رہا ہوں
اسی کا نام جینا ہے اگر تو
یقیں ہے مجھ کو میں بھی جی رہا ہوں

ابو الاقبال

غزل

وہ کالی سی اِک رات مت پوچھئے گا!
کٹی ہے جو ہیہات مت پوچھئے گا!

بھرم رکھے بیٹھی ہوں میں زندگی کا
میرے مجھ سے حالات مت پوچھئے گا!

کدورت کی بھٹّی میں کیسے جلا دل؟
کبھی مجھ سے وہ بات مت پوچھئے گا!

کٹھن منزلوں سے گذر کر ہوئی تھی!
سرِ راہ ملاقات مت پوچھئے گا!

کبھی میکدہ تھا کبھی مَن تھا مندر
وہ شورِ خرابات مت پوچھئے گا!

یہ دورِ خرابی ہے محتاط رہئے!
کسی سے کبھی ذات مت پوچھئے گا!

بہت دوستوں کے حوالے تھے ازبر
لٹے کیسے جذبات مت پوچھئے گا

کبھی ہم پیالہ- کبھی کالے کوسوں
مقدّر کی ہے بات مت پوچھئے گا

بہت رم جھماتے تھے عظمت کہاں ہیں
مرے دل کے نغمات مت پوچھئے گا

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

قبولیت دعا کیلئے اس کی شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے

یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کی مقررہ شرائط کو بھی کامل طور پر ادا کرے۔ جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شئے دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال نماز اور دعا کا ہے۔ اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا جبکہ قوم کے متکبروں نے آپ کو دھمکی دی اور وہ دھمکی یہ تھی کہ تم واپس سوادِ اعظم میں لوٹ جاؤ۔ اکثریت قوم کی تمہیں واپس بلا رہی ہے۔ تم نے اقلیت کی ایک عجیب سی نئی راہ اختیار کرلی ہے اور بہت معمولی تعداد میں ہو۔ تمہاری حیثیت کوئی نہیں۔ جب چاہیں ہم تمہیں مٹا سکتے ہیں اس لئے اب دو ہی باتیں ہیں۔ جھگڑے ختم کرو اور بحثیں ختم کرو' یا تو تم ہمارے مذہب میں واپس لوٹ آؤ یا پھر ہم تمہیں ملک بدر کردیں گے اور تمہیں اپنے وطن میں بھی رہنے کا حق نہیں رہے گا۔ اس پر حضرت شعیب نے جو جواب دیا وہ ایک دعا تھی جو اپنے رب سے مخاطب ہو کر کی۔ قوم یہ دھمکی دے رہی تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ قوم کی بات کو بھلا کر وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ۔ (-) اللہ کا علم ہر چیز پر وسیع ہے۔ (-) ہمارا توکل تو اللہ پر ہے نہ کہ کسی قوم کے سہارے پر' نہ اکثریت پر' نہ دنیاوی طاقت پر۔ (-) اے خدا! اب اس قوم اور ہمارے درمیان تو فیصلہ فرما کیونکہ ہمیں تو اب فیصلے کی کوئی طاقت نہیں اور تو حق کے ساتھ فیصلہ فرما........ (-) اور سب فیصلہ کرنے والوں سے تیرا فیصلہ بہتر ہوا کرتا ہے۔ پس وہ قوم جو دین کی راہ میں ستائی جائے اور اسے دھمکی دی جائے کہ یا تم ہمارے اندر واپس لوٹ آؤ ورنہ ہم تمہیں ملک بدر کردیں گے' ان کے لئے یہ بہت ہی موزوں دعا ہے اور ان کے حالات پر اطلاق پاتی ہے۔

ملک بدر کرنے کا جو مضمون ہے اس کے متعلق یہ ذہن نشین کریں کہ ضروری نہیں ہوا کرتا کہ کسی کو وطن سے نکال کر ملک بدر کیا جائے۔ اس کے شہری حقوق چھین کر بھی اس کو ملک بدر کیا جا سکتا ہے۔ پس مختلف ادوار کے مختلف انداز ہوا کرتے ہیں۔ اس جدید دور میں ملک بدر کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ ملک میں رہتے ہوئے شہری حقوق سے محروم کردیا جائے اور یہ واقعہ کوئی نیا نہیں اس سے پہلے بھی ہو چکا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی فرعون نے اس طرح موسیٰ کی قوم کو ملک بدر کیا تھا کہ جسمانی طور پر باہر نکلنے نہیں دیتا تھا اور شہری حقوق سارے چھین لئے تھے۔ پس یہ ملک بدر کرنے کی ذلیل ترین صورت ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے جو باہر بھاگنا چاہے اس کی راہ میں روکیں ڈالو' اس کو سزائیں دو۔ قید کرو کہ تم نکلنے کی کوشش کیوں کرتے ہو اور ملک میں رکھتے ہوئے اس کے سارے حقوق چھین لو۔ پس یہ جو فرعونی دور ہے اس کا ملک بدر کرنا سب سے زیادہ خوف ناک اور تکلیف دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور اپنے تمام مظلوم بندوں کو اس قسم کے ظلموں سے نجات بخشے۔

اس وقت جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو فرعون نے نکلنے نہ دیا اور حضرت موسیٰؑ نے اصرار کیا کہ میری قوم کو نکلنے دو' ان ظلموں سے نجات بخشو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ اس ملک کے برابر کے شہری نہیں تو ان کو ملک چھوڑنے دو تو فرعون نے کہا میں یہ بھی نہیں کروں گا۔ جو زور لگا سکتے ہو لگاؤ' اس پر بالآخر مقابلہ روحانی مقابلے تک پہنچا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرعون نے کہا کہ تم جو الٰہی نشانات دکھاتے پھرتے ہو میرے نزدیک تو یہ محض دھوکہ اور جادوگری ہے اس لئے کیوں نہ تمہارا تمہارے جیسوں سے مقابلہ کرا دیا جائے اور دنیا دیکھ لے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ چنانچہ فرعون نے یہ منادی کرائی کہ جو اس ملک کے چوٹی کے جادوگر ہیں وہ اکٹھے ہو جائیں اور لوگ بھی فلاں دن جو کہ خوشیاں منانے کا ایک دن تھا' اکٹھے ہوں کیونکہ اس دن ایک جادوگر کا دوسرے جادوگروں سے مقابلہ ہونا ہے۔ اس کی ساری تفاصیل قرآن میں موجود ہیں مختصراً یہ بتاتا ہوں کہ جادوگر جب حضرت موسیٰ کے مقابلے کے لئے حاضر ہوئے تو فرعون نے ان سے مخاطب ہو کے کہا کہ بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ اس کے مقابل پر ہم سے کیا لو گے؟ تو انہوں نے فرعون کا قرب نہیں مانگا؟ انہوں فرعون سے دنیاوی انعام مانگے۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے۔ خدا کے نیک بندے جب خدا سے انعام مانگتے ہیں تو قرب الٰہی مانگتے ہیں انبیاء سے کوئی چیز مانگتے ہیں تو ان کا قرب مانگتے ہیں۔ فرعون نے معلوم ہوتا ہے اس میں سبکی محسوس کی۔ اس نے کہا اچھا یہ انعام تو میں دوں گا ہی اور تمہیں مقرب بھی بنا لوں گا حالانکہ مقرب بننے کی کوئی التجا ہی انہوں نے نہیں کی تھی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے دل میں فرعون کی کوئی محبت نہیں تھی۔ فرعون کی کوئی عظمت نہیں تھی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ وہ پھر ہدایت یافتہ بھی ہو گئے۔ اگر فرعون یا اس کے دین سے گہری محبت ہوتی اور اس کی عظمت دلوں میں بیٹھی ہوتی تو شاید اتنی آسانی سے ہدایت نہ پاتے۔ بہرحال جب انہوں نے خدا تعالیٰ کا نشان دیکھا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے شعبدوں پر ایک عظیم الشان فتح عطا ہوئی تو فرعون کی طرف متوجہ ہوئے بغیر وہ ایمان لے آئے اور اسی وقت انہوں نے یہ دعا کی (-) کہ اے خدا! اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل فرما۔ (-) اور ہمیں مسلمین میں وفات دینا۔

اس دعا کی وجہ یہ بنی کہ ان کے ایمان پر فرعون بہت بگڑا اور ان کو بہت دھمکیاں دیں اور یہ کہا تم میری اجازت کے بغیر کس طرح ایمان لے آئے ہو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اجازت کا کیا سوال ہے۔ ہم نے سچائی دیکھی اور ایمان لے آئے۔ اس پر فرعون نے کہا' اچھا! اگر یہ بات ہے تو میں تمہیں اس قدر دردناک عذاب دوں گا کہ ایک طرف سے تمہارے بازو کاٹوں گا اور دوسری طرف سے ٹانگیں کاٹوں گا اور تمہیں ہمیشہ کے لئے ذلیل و رسوا کر کے اور بیکار کر کے پھنکوا دوں گا اور دنیا میں جو تکلیف دی جا سکتی ہے وہ تمہیں دوں گا۔ اس پر انہوں نے فرعون سے کہا (-) جو کچھ تو دنیا میں فیصلے کر سکتا ہے کر گزر۔ جو عذاب دے سکتا ہے دے۔ ہم تو سچائی کو دیکھ کر ایمان لے آئے ہیں اور ان مشکل حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو ان کو نظر آرہے تھے انہوں نے یہ دعا کی۔ (-) کہ اے خدا! ہم پر صبر نازل فرما۔ تیری طرف سے جب تک صبر کی توفیق نہ ملے ہم اپنی کوشش سے صبر نہیں کر سکیں گے اور اگر ہمیں مارنا ہی ہے تو مسلمان ہونے کی حالت میں مارنا۔ موت کے ڈر سے کافر ہونے کی حالت میں زندہ نہ رکھنا۔

حضرت ہارونؑ کو جب حضرت موسیٰؑ نے جانشین بنایا اور ان کی قوم کا اکثر حصہ بگڑ گیا اور بچھڑا بنا لیا تو حضرت موسیٰؑ واپس لوٹے۔ یہ واقعہ آپ نے قرآن کریم میں بارہا پڑھا ہوگا کہ کس قدر غضب کی حالت میں تھے اور یہاں تک کہ حضرت ہارون کو ذمہ دار گردانا اور ان سے سختی سے جواب طلبی کی۔ اس پر حضرت ہارونؑ نے اپنے بزرگ تر بھائی کو سمجھایا کہ میں تو بالکل بے قصور ہوں۔ مجھ میں تو طاقت ہی نہیں تھی کہ ان جاہلوں کو روک سکتا۔ میں نے کوشش کی مگر انہوں نے اپنی ضد کی اور توحید سے دوبارہ شرک کی طرف مائل ہو گئے تب حضرت موسیٰؑ نے یہ دعا کی (-) اے میرے رب! مجھے بھی بخش دے اور میرے بھائی کو بھی بخش دے۔ (-) اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما۔

حضرت موسیٰؑ کی اس دعا میں اور پہلی دعا میں یہ فرق ہے کہ یہاں اپنا رب کہہ کر دعا کی یہ درخواست پیش کی ہے۔ پہلے ہم دونوں کے رب یا ہمارے رب کے طور پر خدا سے التجا مانگی تھی۔ یہاں چونکہ حضرت موسیٰؑ خدا کی طرف سے لوٹے تھے یعنی خدا کے ساتھ خاص لقاء کے بعد لوٹے تھے اور حضرت ہارونؑ کا معاملہ وہاں مشکوک بنا ہوا تھا کہ آپ کس حد تک ذمہ دار ہیں' کس حد تک نہیں تو آپ نے اپنے حوالے سے دعا مانگی کہ مجھے تو تو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے لوٹ کے آیا ہوں۔ میں کلیتہ "بری الذمہ ہوں۔ اس لئے اے میرے رب! مجھے بھی بخش دے اور میرے بھائی کو بھی بخش دے اور ہم سے ان لوگوں سے الگ معاملہ فرما۔ (-) تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰؑ کی دعائیں اپنا ایک خاص انداز رکھتی ہیں۔ جب آخر حضرت موسیٰؑ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور اپنی قوم کے ۷۰ آدمیوں کو ایک مقررہ مقام پر جو خدا نے مقرر فرمایا تھا ساتھ لے جانے لگے تو وہاں طبعی طور پر زلزلہ آگیا اور زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ڈر تھا کہ سب ہلاک نہ ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ کی لقاء کے لئے (یعنی جس حد تک بھی ان کو لقاء نصیب ہو سکتی تھی) حضرت موسیٰؑ چنیدہ ستر آدمیوں کو ساتھ لے کر جا رہے تھے اور آگے سے زلزلہ آگیا اور وہ بھی خطرناک تو ایسے موقعہ پر حضرت موسیٰؑ نے کیا دعا کی وہ دعا یہ ہے۔ (-) کہ اے خدا! اگر تو چاہتا تو اس سے پہلے بھی ان کو ہلاک کر سکتا تھا۔ اس وقت جبکہ ایک خاص مہم پر جا رہے ہیں یہ تو ہلاکت کا وقت نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ یہ گنہگار نہیں ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کو ہلاک کرنا درست نہیں ہے' پر مجھے موقعہ اچھا نہیں لگ رہا اور جہاں تک تیری قدرت کا تعلق ہے (-) چاہتا تو مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔ (-) کیا تو ہمیں اب اس وجہ سے ہلاک کرے گا کہ ہمارے بعض بیوقوفوں نے شرک اختیار کیا؟ (-) یہ نہیں میں مان سکتا (یہ صرف تیری آزمائش ہے) کا یہ مطلب ہے کہ مجھے یقین ہے کہ یہ صرف آزمائش ہے۔ ڈراوا ہی ڈراوا ہے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تو ایسی بات کرے۔ (-) اس طرح کی آزمائشوں کے ذریعے تو جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے۔ مراد ہدایت عطا کرنا ہے اور جن کمزوروں کو چاہتا ہے ان کو ننگا کر دیتا ہے اور ان سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ (-) لیکن اے خدا! یاد رکھنا کہ ہمارا ولی تو ہے۔ تیرے سوا اور کوئی نہیں۔ تیرے سوا ہم کسی سے مدد نہیں مانگ سکتے۔ نہ کسی اور دروازے کو کھٹکھٹائیں گے۔ (-) پس ہمیں بخش دے۔ (-) اور ہم پر رحم فرما۔ (-) تو سب بخشنے والوں سے بڑھ کر اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔ (-) اے خدا! اس دنیا میں بھی ہمارے لئے حسنات لکھ لے۔ اچھی چیزیں لکھ لے۔ حسنتہ اس دنیا میں بھی ہمارا مقدر بنا دے۔ (-) اور آخرت میں بھی۔ (-) کیسی پیاری دعا ہے۔ کہتے ہیں ہم تو اب تیری طرف آ ہی گئے ہیں۔ لمبا سفر کر کے تیرے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ اب تو واپسی کا کوئی رستہ نہیں رہا۔ اب تو خیر لے کر ہی واپس لوٹیں گے۔ (-) ہم تیرے پاس آ گئے۔ اب ہم سے یہ سلوک نہ کرنا کہ دشمنوں میں ہماری فضیحت ہو اور جگ ہنسائی بنے۔

پس انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں اور دیکھیں یہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ کیسے موقعہ اور محل کے مطابق' کتنی حکمت کے ساتھ اور درد کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ انہوں نے ایسی دعائیں مانگیں جو معلوم ہوتا ہے کہ مانگتے وقت ہی خدا کے حضور مقبول لکھی گئیں تھیں اور ان کے رد

باقی صفحہ ۷ پر

اخبارات کے نام

یہ خط ڈان میں ۲۰۔ اپریل ۱۹۹۵ء کو شائع ہوا۔

آپ کے اخبار میں ۱۶۔ اپریل کو ایک خبر اس عنوان سے چھپی کہ کوئی شخص شب قدر کے واقعہ پر کچھ کہنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس سے مجھے وہ بات یاد آگئی جو ہر پاسٹر نی مولر Nier moller نے اس وقت کہی تھی جب اس کے ملک میں نازی ازم اقتدار میں آگیا تھا۔ اس نے کہا تھا وہ پہلے کمیونسٹوں کے لئے آئے اور میں نے کچھ نہ کہا کیونکہ میں کمیونسٹ نہیں تھا۔ پھر وہ یہودیوں اور جپسیز کے لئے آئے اور میں نے کچھ نہ کہا کیونکہ میں ایک یہودی نہیں تھا۔ پھر وہ ٹریڈ یونینسٹوں کے لئے آئے اور میں نے کچھ نہ کہا کیونکہ میں ایک ٹریڈ یونی نسٹ نہیں تھا۔ پھر وہ کیتھو لکس کے لئے آئے اور میں نے کچھ نہ کہا کیونکہ میں تو ایک پروٹسٹنٹ تھا۔ پھر وہ میرے لئے آئے اور اس وقت کوئی شخص کچھ بھی کہنے کے لئے باقی نہیں بچا تھا۔

گذشتہ پچاس سال سے جرمن لوگ اس ندامت اور تکلیف میں سے گذر رہے ہیں جو اس زمانے نے انہیں پہنچائی ہے اور شائد وہ ہمیشہ اس ندامت اور تکلیف ہی میں زندگی گذاریں گے۔ میں اپنے ملک میں آج اسی بات کی ایک دور سے آنے والی صدائے بازگشت سن رہا ہوں۔ لیکن بہت دور سے نہیں۔

(کنور ادریس کراچی)

نیوز انٹر نیشنل کو ۲۶۔ فروری ۱۹۹۵ء کو درج ذیل خط لکھا گیا۔

آپ کے اخبار کے شمارہ ۲۴۔ فروری ۱۹۹۵ء میں طیبہ کیانی نے اساتذہ طلبہ تعلق کا نہایت قابلیت کے ساتھ تجزیہ کیا ہے۔ انہوں نے تدریسی سسٹم کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے اور اسی طرح اس بات پر بھی کہ طلباء پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے۔ اگر استاد صاحبان یہ بات محسوس کرلیں کہ وہ سکول میں صرف وہ علم دینے کے لئے جو سلیبس میں موجود ہے متعین نہیں ہیں۔ بلکہ انہیں طلباء کی زندگیوں کو اس طریق پر ڈھالنا ہے کہ وہ بہتر انسان بن سکیں۔ اگر ایسا ہو سکے تو اس بات کا اطمینان بخش حل مل جائے گا۔

مشکل یہ ہے کہ اساتذہ عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا کام صرف اتنا ہی ہے کہ وہ سلیبس میں دئے گئے مضامین پڑھادیں۔ اور جب وہ اتنا کام کرلیتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اب اپنی تنخواہ کے پورے پورے حق دار ہیں۔ بلکہ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ انہیں ان کی پوری اجرت نہیں دی جارہی۔ ہو سکتا ہے وہ اس بات میں زیادہ غلط بھی نہ ہوں۔ لیکن یہ بات بھی ضروری ہے کہ وہ اس بات کو محسوس کریں کہ بچے جوان کے ہاتھوں میں ہیں اور جنہیں تعلیم دینا ان کا فرض ہے اور ابتدائی طور پر سلیبس ہی کی تعلیم دینا ان کا فرض ہے انہیں اخلاقی تعلیم دینا بھی لازمی ہے۔ اگر کوئی طالب علم بعد میں کسی اچھی پوزیشن پر متعین ہو جائے تو اساتذہ ہمیشہ اس کا نام لے کر اس پر فخر کرتے ہیں اور وہ بھی اپنے اساتذہ کو محبت کے ساتھ یاد کرتا ہے لیکن کتنے ایسے استاد ہیں جو اس بات کا پورا پورا احساس رکھتے ہیں۔ بہت کم۔

جب طلباء سکولوں اور کالجوں میں اپنی تعلیم ختم کرلیتے ہیں۔ تو وہ صرف چند ایک اساتذہ کو یاد کرتے ہیں۔ بعض اساتذہ کو اس لئے کہ انہوں نے انہیں مارا پیٹا اور بعض کو اس لئے کہ وہ نہایت مہربان تھے۔

اساتذہ کرام کو ہمیشہ یہ سوچنا چاہئے کہ وہ اپنی کیسی یادیں اپنے طالب علموں کے دل میں چھوڑنا چاہتے ہیں طیبہ کیانی نے کہا ہے اور بالکل درست کہا ہے کہ بچے تو بچے ہی ہیں اور ان سے غلطیاں بھی سرزد ہو سکتی ہیں اور ہوتی ہیں۔ جہاں تک اساتذہ کا تعلق ہے ان کا کام یہ ہے کہ وہ انہیں تعلیم دیں اور انہیں بہتر بننے کے لئے امداد بہم پہنچائیں۔ وہ مشعل بردار ہیں اور اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ جو بچے ان کے ہاتھوں میں ہیں انہیں ذمہ دار افراد بنا دیں۔ میری خواہش ہے کہ تمام سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اس معاملے کے متعلق سوچیں۔

دی نیوز انٹر نیشنل لاہور کو درج ذیل خط ۱۵۔ مارچ ۱۹۹۵ء کو لکھا گیا۔

جو خط آپ کے ۱۵۔ مارچ ۱۹۹۵ء کے شمارے میں چھپا ہے اور جس کا عنوان "جہیز کی لعنت" ہے اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہوں گا کہ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو ضرورت سے زیادہ کسی چیز کا ہونا بہرحال ضرورت سے زیادہ ہی ہوتا ہے۔ اور ایسی صورت سے گریز لازم ہے۔ لوگ عام طور پر اپنی بیٹیوں کی شادی کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے پر تلے ہوئے ہوتے ہیں۔ کئی باتیں جو ان موقعوں پر کی جاتی ہیں ان کی درحقیقت کوئی اہمیت نہیں ہوتی یا انہیں ضرورت سے آگے بڑھادیا جاتا ہے۔ یہی وہ بات ہے جسے لکھنے والے نے محل اعتراض قرار دیا ہے۔ اور ہر شخص کو ان کی اس بات کی حمایت کرنی چاہئے تاکہ ہمارا سماجی ڈھانچہ متوازن رہے اس میں کم خرچ کرنے کی عادت پڑے اور ہم خوش رہیں۔

لیکن اگر کسی چیز کو برا سمجھتے ہوئے اس کی مذمت کی جائے تو ہمیں اس میں جو اچھے نکات ہوں ان کو نظر انداز نہیں کر دینا چاہئے۔ جہاں تک جہیز کا تعلق ہے یہ درحقیقت اپنی بیٹی کی شادی شدہ زندگی کی تیاری کے لئے دیا جاتا ہے۔ کون سا ایسا باپ ہوگا جو ایسی تیاری کے لئے کچھ بھی نہ کرے۔ چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ کوئی وڈیرا ہو یا فقیر۔ لیکن یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہر شخص کو اپنی حدود کے اندر رہنا لازمی ہے۔ کسی سے رقم قرض نہ لی جائے۔ خاص طور پر ایسا قرض جو آسانی سے واپس نہ کیا جاسکے۔ ہر باپ اپنی بیٹی کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتا ہے اور وہ دلی مسرت کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔ اس پر کوئی دباؤ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کسی کو کچھ ایسی باتیں کرنی پڑیں جو دباؤ کے ماتحت اس سے کروائی جائیں اور اس لئے کہ ہمارا سماج یونہی کروانا چاہتا ہے یہ بات قابل تعریف نہیں ہوگی۔

کیا میں یہ تجویز پیش کروں کہ محض دکھاوے کے لئے ایسے موقعوں پر جو ضرورت سے زیادہ رقم خرچ کی جاتی ہے وہ دلہن اور دولہا کو دے دی جائے تاکہ ان کا اثاثہ بڑھے۔ اس طرح ان کی آئندہ زندگی کے لئے ایک امداد بھی مہیا ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح آپس کے تعلقات بھی زیادہ بہتر ہو جائیں گے۔ میں جانتا ہوں کئی ایسے دوست ہیں جو یہی کچھ کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی بیٹیوں کے لئے خوشگوار زندگی کا انتظام کر سکیں۔ وہ ایسا کرنے میں بالکل درست ہیں۔ کیا دوسرے لوگ بھی اپنی بیٹیوں کی شادی کے موقعہ پر یہ بات اختیار کریں گے۔ شکریہ۔

دی نیوز انٹر نیشنل کو درج ذیل خط ۹۵-۲-۱۸ کو لکھا گیا۔

آپ کے اخبار کے نیوز پوسٹ میں ۱۶۔ فروری ۱۹۹۵ء کو ڈاکٹر شاہین اے مرزا کا ایک خط بعنوان True Faith "سچا ایمان" شائع ہوا ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فرقے تو ناگزیر ہیں لیکن فرقہ واریت کو بالکل ختم کیا جانا چاہئے۔ اگر ہم انسانی فطرت کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے آئے ہیں جب مذہبی معاملات میں کوئی شخص دوسروں سے اختلاف کرتا ہے اور کچھ لوگ اس کے ساتھ مل جاتے ہیں تو یہ ایک فرقہ بن جاتا ہے۔ فرقے کبھی بھی ارادتاً نہیں بنائے جاتے نہ ان کا پہلے سے کوئی پروگرام ہوتا ہے۔ یہ ایک اختلاف کے ساتھ شروع ہوتے ہیں اور اس اختلاف کرنے والے کے ساتھ جو لوگ اتفاق کرتے ہیں وہ آہستہ آہستہ ایک فرقہ بن جاتے ہیں۔ جو سب سے پہلے اختلاف کا اظہار کرتا ہے وہ اس فرقہ کا بانی بن جاتا ہے۔

دنیا میں کوئی مذہب بھی ایسا نہیں جہاں لوگوں نے آپس میں اختلاف نہ کیا ہو۔ اور فرقے وجود میں نہ آئے ہوں۔ اگر ہر مذہب کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے اور جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا ہوتا چلا آیا ہے تو اب کس طرح کوئی ایسا مذہب ہو سکتا ہے جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ اس میں کوئی فرقہ نہ بنے۔ البتہ جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے۔ اور ایسا کرنا قدرتی امر ہے۔ کیونکہ وہ انسان کی سوچ کے اختلاف سے پیدا ہوتے ہیں ایک شخص ایک رنگ میں سوچتا ہے دوسرا دوسرے رنگ میں۔ اس لئے نہیں کہ کوئی دشمنی یا تعصب ہوتا ہے۔ بلکہ یہ قدرتی رجحانات ہوتے ہیں۔

پس کہنا یہ چاہئے کہ ہر فرقہ کو دوسرے فرقوں کو برداشت کرنا چاہئے اور ہر فرقہ کو اس بات پر اتفاق کرنا چاہئے کہ فرقہ واریت کو مکمل طور پر ختم کردیا جائے۔

نیوز انٹر نیشنل کو ۱۳۔ فروری ۱۹۹۵ء کو مندرجہ ذیل خط ارسال کیا گیا۔

میں نے محمد اصغر خان کا مضمون "قائد اعظم۔ جیسا کہ میں نے انہیں دیکھا۔" نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ میں نے بھی قائد اعظم کو دیکھا ہوا ہے۔ یہ ۱۹۴۲ء کی بات ہے۔ میں اس وقت حکومت ہندوستان میں ملازم تھا اور مسلم لیگ کے کام میں خاصی دلچسپی لیتا تھا۔ میں نے قائد اعظم کا ایک پبلک ایڈریس سنا جو دلی میں جامع مسجد کے نزدیک دیا گیا تھا۔ آپ کو چار بجے اس لیکچر کے لئے آنا تھا۔ لیکن تھوڑی سی دیر ہو گئی۔ ایک لمبی سی چھڑی ہاتھ میں لے کر وہ ایک بلیک بورڈ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ جسے ایک ایزل پر رکھا ہوا تھا۔ اور اس پر ہندوستان کا ایک بہت بڑا نقشہ آویزاں تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر اردو میں شروع کی اور کہا کہ مجھ کو چار کلاک آنا لیکن دیری ہو گیا۔ اور اس کے بعد انگریزی زبان میں بولنا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ میں انگریزی زبان میں اس لئے بولنے لگا ہوں کہ یہاں جو لوگ موجود ہیں ان میں سے بہت سے بیرونی ممالک کے اخباری نمائندے ہیں اور وہ انگریزی جانتے ہیں۔ اس تقریر میں آپ نے اس بات کی وضاحت کی کہ پاکستان کی حدود کیا ہوں گی۔ انہوں نے ان علاقوں کا ذکر کیا جو پاکستان میں شامل ہونے والے تھے آپ کے الفاظ ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ گرجدار آواز تھی۔ اللہ تعالیٰ قائد اعظم پر برکات نازل کرے۔

(نسیم سیفی)

یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مکرم سعید جسوال صاحب کے اعزاز میں عشائیہ

ربوہ : ۲۳- اپریل- احمدیہ ٹیلی ویژن لندن کے جسوال برادران کے بڑے بھائی مکرم سعید احمد جسوال صاحب کے اعزاز میں صدر عمومی کی طرف سے ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا اس عشائیہ میں جو رات آٹھ بجے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے لان میں منعقد ہوا منتخب احباب نے شرکت کی۔ کھانے کے بعد مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود احمد خان صاحب نے مکرم سعید احمد جسوال صاحب کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس تقریب میں ربوہ کے تمام اہم عمائدین کی شرکت اس امر کا اظہار ہے کہ ہم جسوال برادران کو کس درجہ احترام اور محبت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ جسوال برادران نے جماعت احمدیہ کی تاریخ ساز خدمات انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں ان کی اس خدمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو وہ ہمیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے دن میں کئی کئی بار ملا کر انجام دیتے ہیں۔ اور اس سے اس تشنگی میں قدرے کمی ہو جاتی ہے جو پچھلے گیارہ سال سے ہمیں اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

مکرم کرنل صاحب نے اس تقریب کے ایک اور مہمان مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب کی موجودگی کا بھی ذکر کیا۔ جو شب قدر کے واقعہ میں شدید زخمی ہونے کے بعد اب روبہ صحت ہیں۔

مکرم کرنل صاحب نے اس تقریب میں جملہ بزرگان احمدیت کی شرکت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ بزرگان جس طرح خدمت دین میں مصروف ہوتے ہیں اس کا بہت کم لوگوں کو اندازہ ہے۔ ایسی مصروفیت سے وقت نکال کر آنا درحقیقت جسوال برادران کے لئے انتہائی محبت کا اظہار ہے۔

مکرم سعید جسوال صاحب نے جواباً فرمایا کہ میں اہل ربوہ کی محبت کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ میں احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرح جماعت کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

آخر میں چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۱۶- مارچ ۱۹۶۲ء

ہماری تاریخ

The TRUTH

LAGOS, FRIDAY APRIL 6 1962

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

ol. XI. No. 20 SHAWAL—30 1381 A.H. PRICE ONE PENNY

AHMADIYYA CLINIC OPENED IN KANO

BY OUR SPECIAL CORRESPONDENT

A large uumber of people witnessed the opening ceremony of the Ahmadiyya Clinic at 68, Emir Road, Sabon Gari, Kano, on Sunday the 18th March, 1962. The Clinic which cost about £3,000 is the first clinic in the Northern Religion and the Second in Nigeria.

The function which was commenced with recitation of the Holy Quran by Mallam Ibrahim Umar was presided over by Mr. A. A. Aderounmu of the Ansar-Ud-Deen Society. In his opening speech the chairman praised the efforts of the Ahmadiyya Mission and wished them more success in their Mission. Mr. Alamutu the Acting Secretary of the Mission told the audience the aim of the clinic. "The door of the clinic is opened to every one irrespective of his or her religious leaning," he said. He finally urged the people to utilize the opportunity offered them by the Ahmadiyya Mission.

The function was closed with prayers offered by brother H. K. A. Funsho. Among the important personalities present at the ceremony were Mr. O. O. Oseni, Alhaji Lasaki, Mallam Bala Bichi, Alhaji Olowo, Messrs A. R. Alafin, M.A. Amokua A. B. A. Adams, B.P Otolorin, Yahaya Lawal and Tesilimi Anthonio.

کانو (نائیجیریا) میں احمدیہ کلینک کے افتتاح کی تقریب کی خبر

ٹروتھ کے مینجنگ ایڈیٹر یو۔کے روانہ ہوگئے

مولوی این ایم نسیم سیفی امیر اور مربی انچارج جماعت احمدیہ نائیجیریا جو دی ٹروتھ کے مینجنگ ایڈیٹر بھی ہیں، کل برطانیہ روانہ ہو جائیں گے۔ وہ انٹرنیشنل احمدیہ (مربیان) کانفرنس میں شرکت کریں گے جو لندن میں ۲۲ سے ۲۴ جولائی (۱۹۵۵ء) تک منعقد ہو رہی ہے۔

اس کانفرنس میں احمدیہ مشن امریکہ، جرمنی، ہالینڈ، سپین، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ، برٹش گی آنا اور نائیجیریا کے مربی انچارج صاحبان شرکت کریں گے۔ اس کانفرنس کی صدارت جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی فرمائیں گے۔

مولوی نسیم سیفی صاحب امید کرتے ہیں کہ وہ انگلینڈ میں بعض نمایاں حیثیت کے حامل صحافیوں سے بھی ملاقات کریں گے۔

اگست کے وسط میں توقع ہے کہ وہ واپس تشریف لے آئیں گے۔

(ڈیلی سروس نائیجیریا سوموار ۱۸- جولائی ۱۹۵۵ء ص ۱۲)

مکرم کوکو صاحب یو۔کے جائیں گے

مسٹر اے جی کوکو وائس پریذیڈنٹ احمدیہ مشن نائیجیریا منگل ۲- اگست (۱۹۵۵ء) کو لندن کے لئے روانہ ہوں گے۔ مسٹر کوکو، کو مشن کی طرف سے امام جماعت احمدیہ الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ملاقات کے لئے بھجوایا جا رہا ہے جو آجکل لندن میں انٹرنیشنل احمدیہ (مربیان) کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں۔

مسٹر کوکو کے بارے میں توقع ہے کہ وہ نائیجیریا مشن کے سربراہ اور ہفت روزہ ٹروتھ کے مینجنگ ایڈیٹر مولوی نسیم سیفی صاحب کے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو گذشتہ منگل کو اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے لندن تشریف لے گئے ہیں۔

دونوں احباب اگست کے وسط تک واپس آ جائیں گے۔

(ڈیلی سروس نائیجیریا- سوموار ۱۸- جولائی ۱۹۵۵)

آپ کا خط ملا

مکرم مولانا محمد منور صاحب ربوہ تحریر فرماتے ہیں:

ساٹھ کے عشرہ کے آخری سالوں کی بات ہے۔ ایک دفعہ میں دارالسلام (تنزانیہ) میں اپنے دفتر میں حسب معمول کام کر رہا تھا کہ دس بجے کے قریب ایک گورا چٹا نوجوان دفتر میں داخل ہوا اور اپنا تعارف یوں کروایا کہ میں ماسکو یونیورسٹی کا فارغ التحصیل ہوں اور روسی سفارت خانہ سے تعلق رکھتا ہوں۔

میرے پاس آنے کا مقصد یہ بتایا کہ آپ مجھے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے بارہ میں معلومات دیں اور یہ بھی بتائیں کہ ان کے اختلافی مسائل کون کون سے ہیں۔ اس نے بتایا کہ اس کے باپ- دادا مسلمان تھے۔ لیکن اب حالات بدل گئے ہیں۔

یہ باتیں سن کر میں نے اندازہ لگایا کہ روسی سفارت خانہ یہ کوائف حاصل کرکے مسلمانوں میں باہم فرقہ وارانہ جھگڑے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ کسی قوم یا ملک کو کمزور کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اس کے مذہبی گروہوں میں اختلاف کو ہوا دے کر انہیں آپس میں دشمن بنا دیا جائے۔

میں نے اس نوجوان سے کہا کہ روسی حکومت نے خلاء کے بارہ میں تحقیق کی ہے۔ اس تحقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہمارا ابھی یہی خیال ہے کہ آپ کی تحقیق صحیح ہے۔ میں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے خدا کے بارہ میں ریسرچ کی ہے۔ اس کے نتائج ہم دنیا کے سامنے رکھ رہے ہیں۔ یہ ایک کتاب اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ جو میں آپ کو دیتا ہوں۔ آپ اس کا مطالعہ کریں۔ اگر کوئی بات قابل دریافت ہو تو مجھ سے پوچھ لیں۔ وہ کتاب "احمدیت........" کا ایک انگریزی نسخہ تھا۔ اس نوجوان نے وہ کتاب لے لی اور پھر لوٹ کر نہ آیا۔

حضرت امام جماعت ثالث (اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش ان کی روح پر ہمیشہ ہوتی رہے) نے ایک بار بیان فرمایا تھا کہ جب جماعت احمدیہ نے کوپن ہیگن میں بیت کی تعمیر مکمل کرلی تو وہاں کے روسی سفارت خانہ کے بعض لوگوں نے وہاں کے مسلمانوں سے رابطہ کرکے ان سے کہا کہ ہماری بیت کے مقابلہ کے لئے وہ بھی اپنی مسجد تعمیر کریں۔ اس کے لئے انہوں نے مالی اعانت کا بھی وعدہ کیا۔ مگر مسلمان ان سے متفق نہ ہوئے۔

بظاہر یہ عجیب بات ہے کہ ایک حکومت جو دن رات دہریت و الحاد کا پرچار کرتی ہے۔ ایک مسجد کی تعمیر کی تحریک کرے۔ گویا وہ اپنے مقاصد کے خلاف قدم اٹھا رہی ہے۔ لیکن آج کل کسی ملک پر باہر سے حملہ کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ بڑی بڑی حکومتیں اب اسی طرف مائل ہیں کہ اندرونی خلفشار پیدا کرکے کسی ملک یا حکومت کو آسانی سے ٹکڑے ٹکڑے کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر کوئی تنظیم ان جھگڑوں میں مداخلت کی طرف توجہ دلائے۔ تو بیرونی طاقتیں یہ کہہ کر پہلو تہی کر جاتی ہیں کہ یہ ان کا داخلی معاملہ ہے۔ ہم اس میں دخل اندازی نہیں کرسکتے۔ اس طرح وہ کسی کے گھر میں آگ لگا کر خود بے تعلق ہو بیٹھتے ہیں۔

روسی نوجوان سے ملاقات ہے تو پرانی بات۔ لیکن وہ مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ کیونکہ اس سے مجھے دشمن کی ایک چال کا عملاً پتہ لگا۔

بین الممالکتی حالات - واقعات - شخصیات

مختصرات

روزنامہ جنگ کے ۲۱- اپریل ۱۹۹۵ء کے جمعہ میگزین میں پروفیسر محمد منور مرزا کہتے ہیں:-

حضرت قائد اعظم نے ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"پاکستان مسلم قوم کی وحدت کی مرئی صورت ہے- اور اسے اسی طرح رہنا چاہئے- بطور مسلمان ہمیں اس وحدت کا نہایت رقیبانہ انداز میں تحفظ کرنا چاہئے- اگر ہم نے اپنے آپ کو اولاً بنگالی پنجابی سندھی وغیرہ سمجھنا شروع کیا اور محض اتفاقی طور پر مسلمان اور پاکستانی سمجھنے لگے تو پھر پاکستان کا انتشار یقینی ہو گا-

(Speeches and Writings of Mr. Jinnah)

از جمیل الدین احمد ص ۱۰۴

مگر تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے ملت اسلامیہ کے اس تصور کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا ہے- جو ہمارے قائدین عظام نے ہمارے لئے ضروری گردانا تھا- پاکستان جو کہ عالم اسلام کے لئے ایک قلعہ کی صورت میں دنیائے انسانیت کے نقشہ پر جلوہ فگن ہوا تھا- ہم نے بنگالیت' پنجابیت سندھیت اور مہاجریت کے زہر آلود نعروں سے نوازا- صوبائیت لسانیت' قومیت اور علاقائیت کے جال بننے میں مصروف ہو گئے- ہم سب کچھ کہلانے پر شائد فخر کریں لیکن پاکستانی کہلانے کے لئے ذہنی طور پر ابھی تک تیار نہیں ہوئے- بنیادی قومی اور ملی تقاضوں سے روگردانی کے نتائج ہمارے سامنے ہیں- مشرقی پاکستان کے سانحے سے ہم نے کوئی سبق نہیں سیکھا- ہندوستان کی طرف سے کئی بار جنگوں کے خوفناک وار سے ہماری عقل ابھی تک ٹھکانے نہیں آئی- خدانخواستہ اگر ہم غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے تو پھر شائد صدیوں آزادی اور خود مختاری کے لئے ترسیں-

---

بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے انٹرپول (عالمی پولیس) سے مدد طلب کی گئی ہے- یہ معلوم کرنے کے لئے کہ بیرونی ممالک کے انتہاپسند کس طرح پاکستان میں افراتفری پھیلانے کے لئے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں انٹرپول کے سیکرٹری جنرل ریمنڈ ایڈورڈ کینڈل نے صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری اور وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر سے الگ الگ گفتگو کی ہے اور یہ معاملہ زیر بحث لایا گیا ہے کہ کراچی میں دہشت گردی کو کس طرح ختم کیا جائے اور جرائم کی رفتار پر کس طرح قابو پایا جائے- ذرائع نے بتایا ہے کہ انہوں نے بعض پاکستانیوں کو جو ملک سے باہر رہ رہے ہیں خاص طور پر برطانیہ میں 'پاکستان لانے کے متعلق بھی گفت و شنید کی- یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کو بعض جرائم کے سلسلے میں مطلوب ہیں- انٹرپول جس کا صدر مقام لندن میں ہے کے سیکرٹری جنرل نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ ایسے پاکستانیوں کو خاص طور پر جن کا تعلق منشیات کے دھندے سے ہے اور منظم جرائم سے- واپس پاکستان لانے کے لئے ہر ممکنہ مدد دی جائے گی- صدر فاروق لغاری نے مسٹر کینڈل کو بتایا کہ جہاں تک پاکستان کی حکومت کا تعلق ہے وہ سیاسی طور پر جرائم کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اسی طرح منشیات کے دھندے کے خلاف بھی اس کا جہاد جاری ہے- حکومت اس بات سے خواب واقف ہے کہ یہ کام کتنا بڑا ہے لیکن اس نے عزم کر رکھا ہے کہ وہ اس میں کامیابی حاصل کئے بغیر دم نہیں لے گی- انہوں نے یہ بھی کسی کو بتایا کہ اسلامی بنیاد پرستی اس بات کی ذمہ دار ہے کہ کراچی میں امن وامان کا مسئلہ کھڑا کیا جائے- اس سلسلے میں افغانی جنگ جسے جہاد بھی کہا جاتا ہے بھی پیش نظر رہے- صدر لغاری نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ بیرون ملک سے دہشت گردوں کو امداد مل رہی ہے- اگرچہ انہوں نے کہا کہ یہ تو میں نہیں کہتا کہ کوئی حکومت اس میں ملوث ہے لیکن اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بعض افراد جن کا دیگر ممالک سے تعلق ہے وہ اس کام کو ہوا دے رہے ہیں-

---

حال ہی میں جماعت اسلامی میں ایک نئی دراڑ پڑی ہے- مولانا نعیم صدیقی نے اس جماعت سے الگ ہو کر ایک اور جماعت تحریک اسلامی کی داغ بیل ڈالی ہے- اس کے متعلق مجیب الرحمان شامی اپنے کالم "جلسہ عام" میں کہتے ہیں-

"دنیا میں عالم اسلام' عالم اسلام میں پاکستان' پاکستان میں اہل اسلام' اور اہل اسلام میں جماعت اسلامی کی پوزیشن اور حیثیت کو دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں- آندھیوں کے سامنے چراغ جلائے رکھنا کسی قدر مشکل ہے- جماعت اسلامی اپنی تمام تر قوت' صلاحیت' اور تنظیمی اہلیت کے باوجود حالات کا رخ موڑنے پر قادر نہیں ہو پا رہی- تو اس کا ایک چھوٹا سا تھکا ماندہ حصہ کس طرح اپنا وزن بڑھائے گا اور اپنا اثر دکھائے گا- یہ سوال بڑا اہم ہے"-

---

ہمدرد فاؤنڈیشن کی شائع کردہ کتاب (Essays On Islam-Felicitation Volume) میں قدیر الدین احمد کہتے ہیں-

مجھ میں یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ سنگساری کی سزا کی طرح دیگر سزاؤں کا بھی کھلے دل کے ساتھ تجزیہ کیا جائے- اور مجھے اس بات سے بڑی تسلی ہوتی ہے کہ ایک بہت بڑے قانون دان جسٹس ایس- اے رحمان جو چیف جسٹس پاکستان بھی تھے نے ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ہے اسلام میں ارتداد کی سزا- اس سزا کے متعلق سب سے قابل غور بات یہ ہے کہ اس کا ماخذ یہودی مذہب ہے- ہم اس کے متعلق عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید میں تو پڑھتے ہیں لیکن قرآن کریم میں اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا- اسی طرح قدیر الدین احمد کہتے ہیں "مولانا عمر احمد عثمانی نے فقہ کے مسائل کے متعلق پانچ جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے- انہوں نے مسلمان عورتوں کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ خاصا دل خوش کن ہے البتہ میں اس بات پر زور دینا چاہوں گا کہ متعلقہ آیت یعنی سورۃ نمبر۲ کی آیت نمبر ۲۸۲ جس میں ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر بیان کیا گیا ہے یہ قرض لینے کے معاہدے سے تعلق رکھتی ہے- اس آیت کے مشتملات ظاہر کرتے ہیں کہ جس سماج میں یہ بات کہی گئی ہے کہ وہ کتنی ناقابل یقین حد تک سادہ تھی- پرانے رواج کے مطابق عورتوں کا کام صرف گھر کے امور کی نگہداشت ہوتا تھا- اس لئے وہ مردوں کے مقابلے میں زیادہ سادہ دل کہی جا سکتی ہیں- اب حالات بہت زیادہ بدل گئے ہیں ہماری خواتین بڑی بڑی انکارپور-یٹڈ کمپنیوں کی ڈائریکٹر ہیں اور بڑی بڑی اکاؤنٹنٹ ہیں اور حکومتوں میں وزراء بھی ہیں-

---

Slip and Sin

I move and fall, You know me best
You made me what I am
A slip and sin is part of me
'Tis fact and not a sham
I know You want me not to fall
But how can I do that
To change my ways and moods, my Lord
Let's have a hearty chat
You talk and I'll listen to You
I pray and You should hear
You hold my hand, I cling to You
Let vanish my ugly fear.

You give me faith and will to act
You make me stand upright
I do not want to fall again
If not for You, I might.

SONGS OF THE SOUL

پھسلنا اور گناہ کرنا

میں چلتا ہوں اور گر پڑتا ہوں
تو مجھے سب سے بہتر جانتا ہے
تو نے ہی تو مجھے بنایا ہے
جو کچھ بھی میں ہوں پھسلنا اور گناہ کرنا میری زندگی کا ایک حصہ ہے
اور یہ حقیقت ہے غلط بات نہیں
میں جانتا ہوں کہ تو چاہتا ہے کہ میں نہ گروں
لیکن میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں
میں اپنے طور و طریق اور اپنے موڈ کو کس طرح بدل سکتا ہوں
اے میرے خدا
میرے ساتھ بات کر- رازدارانہ بات
تو بول' میں تجھے سنوں گا
میں دعا کرتا ہوں تو مجھے سن
تو میرے ہاتھ پکڑ لے
میں تجھ سے چمٹا رہنا چاہتا ہوں
اور اس طرح میرے ناپسندیدہ خوف کو دور کر دے
تو مجھے ایمان عطا کر
اور مجھے کام کرنے کے لئے قوت فیصلہ دے
تو مجھے سیدھا رہنے کی توفیق عطا کر
میں تو نہیں چاہتا کہ دوبارہ گروں
لیکن اگر تو میری مدد نہ کرے تو ہو سکتا ہے کہ میں گر پڑوں

قبولیت دعا کیلئے قواعد اور قوانین مقرر ہیں

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے' تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی- صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں' بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے- میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا- اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا- بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

طاہرہ فردوس بنت رانا مقبول احمد
گوٹھ خلیل آباد فارم سندھ

طاہر احمد ابن رانا مقبول احمد
گوٹھ خلیل آباد فارم سندھ

میر مبرور احمد ابن میر مظفر احمد گجرات

ھبۃ الحی بنت منصور احمد ربوہ

فرح نواز بنت محمد نواز لاہور

ضوفشاں سنبل بنت ادریس احمد سون
لاہور

عافتہ صدف بنت ادریس احمد سون
لاہور

در ثمین بنت محمد اسلم لاہور

عطاء اللہ اسد ابن محمد منشاء ربوہ

صبا اسلام بنت محمد اشرف
بھوڑو چک ضلع شیخوپورہ

دراب تنویر ابن منیر احمد
حلقہ سمن آباد لاہور

محمد رضوان محمود ابن محمد اسلم لاہور

اسلمہ اقبال طاہر ابن مظفر اقبال لاہور

محب اللہ ابن محمود احمد سوبھی
۱۳۳ شمالی۔ ضلع سرگودھا

جری اللہ ابن محمد نصر اللہ
شاہ پور کھیالی گوجرانوالہ

آمنہ بطول بنت عبدالرشید ملک کراچی

فرینہ اعجاز بنت اعجاز حسین کراچی

نائلہ اقبال وڑائچ بنت حافظ محمد اقبال
وڑائچ ربوہ

عائشہ بنت قاضی اظہر صاحب مردان

رابعہ نورین بنت رانا لیاقت علی
کھرزیانوالہ ضلع فیصل آباد

عبدالمقتدر ابن عبدالحمید احمد ربوہ

صالح بی بی بنت محمد اکبر
کوٹ دیانداس ضلع شیخوپورہ

سہیل احمد ابن جمیل احمد
چک ۹۴ ضلع ٹوبہ

بشارت احمد ابن ملک ظہور احمد
ارائیں ربوہ

بقیہ صفحہ ۳

کرنے کا سوال ہی نہیں تھا کیونکہ دعائیں اپنی سچائی اور خلوص کے ساتھ خود اپنی مقبولیت کی گواہ بن کر دلوں سے اٹھ رہی تھیں۔

چونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے۔ اس لئے اس ایک دعا کے بعد جواب میں آپ کو بتاؤں گا، پھر یہ سلسلہ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) اگلے جمعہ میں جاری رہے گا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ آخرت میں بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس میں اور بھی مزید ترقیات عطا ہوتی ہیں اور روحانی دنیا میں کوئی ترقی دعا کی مدد کے بغیر عطا نہیں ہو سکتی۔ اس مضمون کو خوب ذہن نشین کرلیں۔ پس اگر مرنے کے بعد بھی ترقیات کا سلسلہ جاری ہے تو دعاؤں کا سلسلہ لازم ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ (-) جنت میں ان جنتیوں کی کیا دعا ہو گی۔ (-) اے اللہ! تو ہر برائی سے پاک ہے۔ (-) اور وہ ایک دوسرے کو سلام بھیجیں گے۔ سلام دعا ہے۔ ایک دوسرے کے لئے خدا سے سلامتی مانگیں گے۔ (-) اور آخری دعویٰ ان کا یہ ہو گا آخری دعا ان کی یہ ہو گی کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

یہاں رب کے اوپر دعا کی جو تان ٹوٹی ہے اور قرآن کریم کی یہ پہلی آیت۔ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے) پر جو دعا کی تان ٹوٹی ہے تو اس میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہو گیا جس سے ہم نے سورۂ فاتحہ کا آغاز کیا تھا۔ وہ مضمون یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رب ہے یعنی کسی چیز کو ایک حالت میں نہیں رہنے دیتا۔ جس چیز کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اسے ترقی دیتا رہتا ہے، اسے آگے بڑھاتا رہتا ہے، اس کی تکمیل فرماتا رہتا ہے۔ خدا کے ساتھ ایک دائمی ارتقاء کا تعلق ہے جو اس کی ربوبیت کی صفت سے ظاہر ہوتا ہے اور ربوبیت کی صفت سے تعلق رکھتا ہے۔ پس (-) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شکر ہے ہم نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو رب ہے اور ہمیشہ ترقی دیتا رہتا ہے۔ پس ان مقامات پر فائز ہونے کے باوجود ہم مزید ترقیات کے خواہاں ہیں۔ پس اے خدا! اپنی ربوبیت کا جیسا سلوک تو نے دنیا میں ہم سے فرمایا آخرت میں بھی ربوبیت کا یہ سلوک ہم سے جاری رکھنا۔ اس دعا کے بعد میں آج کے خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ باقی (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے اگلے خطبے میں اس مضمون کو جاری رکھیں گے۔ (-)

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۲۲۳ تا ۲۲۹)

مہربانی فرما کر مکرم بشیر احمد صاحب زاہد آف قلعہ صوبا سنگھ اپنا پورا پتہ دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔

(ادارہ الفضل)

خبریں

ربوہ : 27- اپریل-1995ء
مطلع صاف ہو گیا ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

O وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن ۹۸ء تک انتظار کرے' کوئی معجزہ نہیں ہو گا جو اپوزیشن کے کام آ سکے۔ عوام نے اتفاقی حکومت سے نجات حاصل کر کے اقتدار اہل ہاتھوں کو منتقل کرایا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو کوئی خطرہ نہیں سرحدیں محفوظ ہو چکی ہیں۔ ہم ڈرگ مافیا اور دہشت گردوں کے سامنے ہتھیار ہرگز نہیں ڈالیں گے۔ ہم پاکستان کو جلد علاقائی طاقت اور نیا اقتصادی ٹائیگر بنا دیں گے۔

O صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بنیادی ڈھانچہ کی کمی ترقی کے عمل میں رکاوٹ ہے۔ یہ بات انہوں نے ڈیرہ مراد جمالی کے قریب اوچ پاور پراجیکٹ کے افتتاح کے موقعہ پر کہی۔

O قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے اپنے اسمبلی چیمبر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت کواپریٹو رقوم غبن کرنے اور بینکوں سے قرضے معاف کرانے کے سکینڈل کی تحقیقات کمیشن کے ذریعہ کرائے اور اب جبکہ نادہندگان بے نقاب ہو چکے ہیں بے نظیر وعدہ کے مطابق ان کا پیٹ چاک کریں۔ انہوں نے بتایا کہ معین قریشی کے دور میں بننے والی رپورٹ میں بے نظیر والدہ سمیت شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاج کمپنی کے مجرم بھی یہی ہیں۔ ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ نادہندگان اور قرضے معاف کروانے والوں کے نام شائع کئے جائیں۔

O وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے امداد اور انحصار کا دور ختم کر کے ملک کی کشتی کو منزل کی جانب رواں دواں کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم انتہا پسندی کو مسترد کر کے پاکستان کو آئین' جمہوریت' انسانی حقوق' اور آزادی صحافت کے لئے مثالی ملک بنا دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دنیا سے تعلقات کی بنیاد اب تجارت اور شراکت پر ہو گی۔

O قومی اسمبلی میں بدھ کو کواپریٹو اداروں کی رقوم ہڑپ کرنے کے معاملہ پر بحث کے دوران تند و تیز جملوں کا تبادلہ ہوا۔ ایک دوسرے کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں اور اجلاس کے دوران گالی گلوچ سے بھی کام لیا گیا۔ حالات قابو سے باہر دیکھتے ہوئے سپیکر نے اجلاس معطل کر دیا۔

O بھارتی وزیر خارجہ پرتاب مکرجی نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان پر ایٹمی حملہ کرنے میں پہل نہیں کرے گا۔ انہوں نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ دو طرفہ بنیادوں پر جو بھی معاہدہ طے پائے وہ تفصیلی اور دونوں ملکوں کے مسائل کے حل پر محیط ہونا چاہئے۔

O کراچی میں اورنگی ٹاؤن کے مختلف علاقوں میں فائرنگ کے نتیجہ میں چار افراد ہلاک ہو گئے اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکار بھی شامل ہیں۔

O پنجاب اسمبلی میں کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے بدھ کو اجلاس کی کارروائی نہ ہو سکی۔ اور اجلاس کسی کارروائی کے بغیر ملتوی کر دیا گیا۔ سپیکر نے دو وزراء کی درخواست کے باوجود کورم کے بغیر کارروائی چلانے سے انکار کر دیا۔

O پنجاب اسمبلی میں قائم مقام قائد حزب اختلاف چودھری پرویز الٰہی نے بتایا کہ انہوں نے مفاہمت کے لئے نہ حکومت کو کوئی قاصد بھیجا نہ اس نے کوئی پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایوانوں میں گالی گلوچ ختم ہونی چاہئے۔ ارکان اسمبلی کو ایسی حرکات نہیں کرنی چاہئے کہ بعد میں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

O پیپلزپارٹی کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں ارکان اسمبلی نے اتحادی جماعت جونیجو لیگ اور حکومت پنجاب پر شدید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ نوکریاں جونیجو لیگ کی ذاتی جاگیر بن گئی ہیں۔ جونیجو لیگ کے ہارے ہوئے امیدوار ہمارے وزیروں سے زیادہ بااختیار ہیں انہوں نے شکایت کی کہ وزیر اعلیٰ اور بیوروکریسی کی غلط پالیسی کی وجہ سے سیاسی اتحاد خطرے میں پڑ رہا ہے۔

O پاکستان مسلم لیگ (ج) کے صدر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ہم نے پاکستان پیپلزپارٹی سے جو اتحاد کیا ہے اس کا بنیادی مقصد استحکام پاکستان ہے ہم شکایتوں کے باوجود پیپلزپارٹی سے ملک کی خاطر نبھا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ کے اتحاد کے لئے سیاست بھی چھوڑنے کو تیار ہوں۔ اور کہ میں وزارت یا صدارت کا امیدوار نہیں ہوں۔

O وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اگلا بجٹ وعدوں کی تکمیل کا بجٹ ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ بلدیاتی آرڈیننس کے سلسلے میں ۱۷ مئی تک کام مکمل ہو جائے گا۔ اور امکان ہے کہ ۱۹ مئی تک الیکشن شیڈول کا اعلان کر دیا جائے گا۔

O لاہور کے علاقہ تاج پورہ میں ڈاکوؤں سے مقابلہ کے دوران تین تھانیداروں سمیت پانچ پولیس اہلکار جاں بحق ہو گئے۔ جبکہ گروہ کے سرغنہ سمیت دو ڈاکو بھی مارے گئے۔

O عوامی قیادت پارٹی کے سربراہ مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اگست ۸۸ء میں نے آئینی فیصلہ کیا مگر جمہوریت کے حشر پر شرمندہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایران نے عراق کے بعد اپنی تباہی کا خطرہ محسوس کر کے علاقائی ممالک سے تعلقات بڑھائے اور اپنی شناخت کرالی ہے۔

O ملتان میں ڈکیتی کی ایک واردات میں تین ڈاکو تاجر سے سترہ لاکھ روپے چھین کر فرار ہو گئے۔

O کمسن مظہر اقبال کے اغوا اور قتل کا ملزم شفیق عرف انیمی فرار کے تیس گھنٹہ کے بعد بند روڈ پر "پولیس مقابلے" میں مارا گیا۔ شفیق آدھی رات کے بعد موٹر سائیکل چھین کر بھاگا اور پندرہ منٹ بعد پولیس کے گھیرے میں آگیا اور انجام کو پہنچ گیا۔

O وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے وزارت خزانہ کو ہدایت کی ہے کہ نئے مالی سال ۹۶-۹۵ کے مجوزہ بجٹ کو نرم رکھا جائے۔ اور تاجروں و صنعتکاروں کی بجٹ تجاویز کو نظرانداز نہ کیا جائے۔

O حیدر آباد میں ایم۔ کیو۔ ایم کی ہڑتال کے تیسرے دن مزید چھ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ تین سرکاری دفتر بھی جلا دیئے گئے مختلف علاقوں میں فائرنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ سینکڑوں نوجوان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

O سندھ کے معمر رہنما جیئے سندھ تحریک کے بانی جی۔ ایم۔ سید کو بدھ کی دوپہر ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

O اپوزیشن کے رکن ثاقب خورشید کی تحریک استحقاق مسترد کر دی گئی۔ محرک نے سردار شوکت حیات کے بارے میں کہا تھا کہ انہوں نے اپنی کتاب میں قائد اعظم کے بارے میں گستاخی کی ہے اس لئے انہیں سخت سزا دی جائے۔ ایک ممبر نے اسمبلی سے سردار شوکت حیات کی تصویر اتارنے کے لئے بھی کہا۔

O سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ رکن قومی اسمبلی مولانا اعظم طارق کی روپوشی کے خاتمے پر حکومت اور سپاہ صحابہ میں ابھی تک مفاہمت نہیں ہو سکی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
3½ تا 7½ بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

قدیمی • اولین شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

نہری زرعی اراضی برائے فروخت
P.۸.۰.F چک 62/ML تحصیل و ضلع بھکر میں
15 ایکڑ نہری زرعی اراضی قابل فروخت ہے
خواہشمند احباب خاکسار سے
مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ رجسٹری خط
رابطہ فرمائیں۔
مبارک احمد ارشاد
679/9 دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا
کراچی نمبر 75950
فون: 021-632020

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

سٹاکسٹز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹرز ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۱۰,۰۰۰/- ڈش 8 فٹ بمع مکمل فٹنگ
21- ہال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون: 7235175 7226508 7355422